

وہ نیشتر سہی، پر دل میں جب اتر جاوے
 نگاہِ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کیے
 نہیں ذریعہٴ راحت، ہر راحتِ پریکاں
 وہ زخمِ تیغ ہے، جس کو کہ دلکشا کیے
 جو مدعی بنے، اس کے نہ مدعی بنیے
 جو ناسزا کہے، اس کو نہ ناسزا کیے
 کہیں حقیقتِ جانکا ہی مرض لکھیے
 کہیں مصیبتِ ناسازی دوا کیے
 کبھی شکایتِ رنجِ گراں نشیں کیجے
 کبھی حکایتِ صبرِ گرینہ پا کیے
 رہے نہ جان تو قاتل کو خونہادیجے
 کٹے زبان، تو خنجر کو مرحبا کیے
 نہیں نگار کو الفت، نہ ہو، نگار تو ہے
 روانیِ روش و مستی ادا کیے
 نہیں بہار کو فرصت، نہ ہو، بہار تو ہے
 طراوتِ چمن و خونی ہوا کیے

سننے کے لیے ہمارے
 پاس وقت نہیں،
 مطلب کی بات کہو
 اور بتاؤ کیا چاہتے
 ہو؟ بیچارہ عاشق
 اس صورتِ حال
 پر حیران ہو کر عرض
 کرتا ہے، آپ ہی
 فرمائیں کہ آپ کے
 اس ارشاد کے بعد
 کیا کہوں اور کیا کہ
 سکتا ہوں؟

مطلب یہ کہ
 عاشق اپنی حالت
 محبوب کے سامنے
 اس لیے پیش کرتا
 ہے کہ اسے رحم
 آجائے اور عاشق
 کامدعا جو محبوب پر
 پوری طرح واضح
 ہوتا ہے، پورا ہو
 جائے، لیکن محبوب
 وہ کیفیت ہی سننا